باب
20

خواتین کے حقوق اور حفاظتی قوانین

1۔ کیا آپ نے کبھی بچوں کی شادی دیکھی ہے؟ یا اس بارے میں سنا ہے؟
2۔ لڑکیوں اور عورتوں پر ہونے والے ظلم و ستم، جبر کا کبھی مشاہدہ کیا ہے؟
3۔ روزمرہ زندگی میں عورتوں پر ہونے والے خوفناک ظلم مختلف قسم کے گھریلو تشدد کا مشاہدہ کیا ہے؟
4۔ لڑکیوں اور عورتوں پر ہونے والے اس قسم کے تشدد و ظلم کو روکنے کے لیئے ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟

عالمی سطح پر لڑکیاں اور خواتین چھیڑ چھاڑ اور تشدد کا سامنا کر رہی ہیں۔ اس کے اثرات دماغی اور جسمانی صحت پر مرتب ہوتے ہیں۔ اکثر خواتین آزادی سے گھومنے کی جسارت نہیں کرتی ہیں۔ اس طرح لڑکیاں اسکول جانے کے لیئے جھجک محسوس کرتی ہیں۔ عام طور پر نازیبا کلمات کہنا، چھیڑ چھاڑ، تذلیل کے واقعات ہمارے اطراف رونما ہوتے ہیں۔ ہم ان واقعات کو اخبارات اور ٹیلی ویژن پر دیکھتے ہیں۔ یہ واقعات بچوں پر تشدد اور خواتین کے حقوق کی پامالی کے ہیں۔ حکومت نے تشدد کے کنٹرول کے لئے کئی قوانین وضع کئے لیکن عوام ان قوانین سے ناواقف ہیں۔ متاثرہ افراد یہ بھی نہیں جانتے ہیں کہ وہ کہاں اور کیسے تحفظ اور مدد حاصل کریں؟

لڑکیوں اور خواتین کو ان کے لئے بنائے گئے حفاظتی قوانین کا شعور ہونا چاہیئے۔ تاکہ وہ اپنے آپ کو مختلف قسم کے تشدد اور بدسلوکی سے محفوظ رکھ سکیں۔ کیا ایسا نیٹ ورک یا میکانزم ہے جس میں خواتین رازداری سے اپنے پریشانیوں کا اظہار کر سکتی ہیں۔؟ کونسے مختلف ادارے (فورمس) ہیں جس سے خواتین اور لڑکیاں حفاظت کے لئے مدد لے سکتی ہیں۔ آیئے ہم اس پر اس باب میں بحث کریں۔

ہمارے سماج میں کئی طریقوں سے خواتین اور بچوں کے حقوق کی پامالی کی جارہی ہے۔ ان کے حقوق کو خاندانوں اور کام کے مقامات پر پامال کیا جاتا ہے؟ کب تک ان حقوق کی پامالی جاری رہے گی؟ ہمارے سماج کے رویے میں تبدیلی کی ضرورت ہے ورنہ حقوق کی پامالی خواتین اور بچوں کی مجموعی ترقی کے لیے تباہ کن ثابت ہوسکتے ہیں۔ بچوں اور خواتین کی آزاد اور پراعتماد زندگی کی طمانیت کے لئے حکومت کی جانب سے تدوین کئے گئے قوانین پر موثر عمل آوری ضروری ہے۔

اسی وجہ سے عورتوں اور بچوں کے تحفظ کے قوانین عمل میں لایا گیا ہے۔ یہ قوانین درج ذیل پر مشتمل ہیں۔

1۔ بچوں کی شادی پر امتناع کا ایکٹ 2006ء
2۔ غیر اخلاقی منتقلی پر امتناع کا ایکٹ 1956ء
3۔ جہیز امتناع ایکٹ 1961ء
4۔ بچوں کو جنسی استحصال سے تحفظ کا ایکٹ POCSO Act 2012
5۔ بچوں کی جیلوں میں انصاف پسندی کا ایکٹ 2015ء
6۔ بچہ مزدوری امتناع اور اصلاحات میں تبدیلیوں کا ایکٹ 2016

یہ قوانین بچوں اور عورتوں کا استحصال، تشدد، جنسی حملوں اور ڈرانے دھمکانے سے محفوظ رکھتے ہیں۔

1989ء میں ادارہ اقوام متحدہ (UNO) نے بین الاقوامی بچوں کا منشور پیش کیا جس پر 191 ممالک نے دستخط کئے۔ ہمارا ملک بھی ان میں سے ایک ہے۔ ان حقوق کا تعلق بلا امتیاز ہر کسی سے ہے۔ آیئے ہم ان میں سے چند حقوق پر نظر ڈالیں گے۔

بچوں کے حقوق:

1۔ بلالحاظ جنس 18 سال سے کم عمر والے تمام افراد بچے ہیں۔
2۔ حکومت بچوں کے حقوق کا تحفظ کرتی ہے۔

SCERT TELANGANA

3۔ زندہ رہنے کا حق
4۔ حق المقدور والدین کے ساتھ رہنے کا حق
5۔ معلومات کے حصول کا حق اور عالمی معلومات کی ریڈیو، اخبارات اور ٹیلی ویژن سے آگہی
6۔ تشدد اور ضرر رساں واقعات سے محفوظ رہنے کا حق
7۔ معذور بچوں کی ترقی کا زندگی کا اور خصوصی توجہ کا حق
8۔ اچھی صحت اور طبی نگہداشت کا حق
9۔ مادری زبان کے استعمال کا حق اپنے مذہب اور تہذیب پر عمل پیرائی کا حق
10۔ کھیلنے کا حق
11۔ تعلیم اور صحت کے حصول پر نقصان پہونچانے سے اجتناب کا حق
12۔ نقصاندہ ادویات کے استعمال تیار کرنے اور خریداری سے محفوظ رہنے کا حق
13۔ تکلیف دہ حالات میں نظرانداز کرنے پر مدد حاصل کرنے کا حق

بچوں، بڑوں اور ہر کسی فرد کو ادارہ اقوام متحدہ (UNO) کے بچوں کے حقوق کے اعلان نامہ سے واقفیت رکھنی چاہیئے۔ حکومت کو چاہیئے کہ وہ عوام کو اس کے متعلق آگاہ کریں۔

بچوں کی شادی پر امتناع کا ایکٹ 2006

بچوں کی شادی پر امتناع کے قانون کے مطابق کسی لڑکے کو جس نے 21 سال کی عمر مکمل نہ کی ہو اور کسی لڑکی کو جس نے 18 سال کی عمر مکمل نہ کی ہو شادی کے لیے مجبور نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اگر کسی شادی کے معاملے میں دونوں فریق یا کوئی ایک فریق بھی بچہ کی تعریف میں آتا ہو تو اس کو بچوں کی شادی ہی سمجھا جائے گا اگر کسی 21 سال سے زائد عمر والے مرد نے بچے کی شادی کا معاہدہ کیا ہو تو اس کو 2 سال کی قید اور ایک لاکھ جرمانہ عائد کیا جائے گا۔ اسی طریقے کی سزا ان لوگوں کو بھی دی جائے گی جنھوں نے بچوں کی شادیوں کا اہتمام کروایا اور حوصلہ افزائی کی ہو اگر شادی کالعدم ہو جائے تب لڑکی کو 18 سال مکمل ہونے تک یا اس کی شادی ہونے تک لڑکے والوں کی جانب سے نان ونفقہ کے اخراجات ادا کرنے ہونگے۔ اگر لڑکا نابالغ ہو تب یہ اخراجات لڑکے کے والدین کو ادا کرنا پڑے گا اور شادی کے منسوخ ہونے پر تمام جہیز اور تحائف واپس کرنا ہوگا۔ جن بچوں کی شادیاں منسوخ کردی جاتی ہیں ان کی نگہداشت حکومت کرے گی۔

بچوں کی شادی کے نقصانات:

☆ کم عمری میں حمل ☆ لڑکیوں کی غیر قانونی خرید و فروخت کا اندیشہ
☆ کم عمر لڑکیوں پر خاندانی نظام کا بوجھ ڈالنا
☆ حمل ساقط کرنے کے واقعات میں اضافہ قبل از وقت بچوں کی پیدائش جس سے نہ صرف بچہ کی بلکہ ماں کی موت بھی ہو سکتی ہے۔
☆ معذور یا فوت شدہ بچوں کی پیدائش
☆ جسمانی اور دماغی مسائل ☆ تعلیم میں رکاوٹیں
☆ جسمانی نشوونما میں مسائل (بالخصوص لڑکیوں کے لئے) ☆ خاندانی کفالت کے لئے بچہ مزدوری کرنا

SCERT TELANGANA

بچوں کی شادیوں کی روک تھام: ایک کامیاب کہانی

روی رائیلا کویتا ایک بارہ سالہ عمر کی لڑکی ہے۔ نچاریا اس کا باپ ہے۔ وہ محبوب نگر کے گاؤں رنگاریڈی سے تعلق رکھتے ہیں۔ کویتا اپر پرائمری اسکول میں ساتویں جماعت کی طالبہ ہے۔ وہ اسکول حاضر نہیں ہو رہی تھی۔ کیونکہ اس کی شادی طئے کی گئی تھی۔ اس شادی کی اطلاع (MVF) Mamidipudi Venkata Rangaiah Foundation کو دی گئی۔ MVF کے سربراہ اور دیگر رضا کار بچوں کی شادی کی ممانعت سمیتی کے اراکین کے ساتھ کویتا کے گھر گئے اور بچوں کی شادی کے متعلق گاؤں کے بزرگ لوگوں کی موجودگی میں گفتگو کی گئی۔

اس کے بعد MVF کے اراکین مقامی پجاری سے رجوع ہوئے۔ مقامی پجاری نے کہا" کویتا کے والدین اس کے پاس شادی کی تاریخ مقرر کرنے کیلئے آئے تھے تب اس نے لڑکی کا پیدائشی صداقت نامہ یا راشن کارڈ طلب کیا تب کویتا کے والدین نے کچھ نہیں بتلایا اور وہ پھر واپس پلٹ کر نہیں آئے۔ تفتیش کے دوران کارکنوں کو پتہ چلا کہ دُلہا دا میرلا چنا ستیم کی عمر 23 سال ہے۔ اس کے والد کا نام رامیا ہے۔ اس نے تحتانوی سطح کی تعلیم بھی حاصل نہیں کی۔

دو دن بعد جب MVF کے کارکن کویتا کے گھر پہنچے' تب گھر کے تمام افراد شادی کی تیاریوں میں مصروف تھے۔ انہوں نے کویتا کے گھر والوں کو سمجھایا کہ ابھی شادی مت کریں اس عمر میں بچی کو پڑھنا چاہیئے اور وہ ابھی چھوٹی بچی ہے۔ سریتا کے والد نے کہا کہ" آپ نے ہمیں سمجھایا ہے لیکن ہمیں اور ایک لڑکی ہے" میں ان کی شادیوں کا انتظام کیسے کروں؟ کویتا کے ارکان خاندان رضا مند نہیں ہوئے، تب کارکن تحصلیدار، SI، CDPO کے پاس پہنچے اور تمام تفصیلات سے واقف کروایا۔ انہوں نے تمام معلومات گاؤں کے افراد کی موجودگی میں حاصل کیں تھیں مگر کویتا کے والد نے غیر شائشتہ انداز میں جواب دیا۔" میری لڑکی کی شادی کو روکنے والے آپ کون ہیں؟ اسی اثناء میں چند لوگ دلہے والوں کی جانب سے وہاں پہنچے اور کہا کہ ہم نے شادی کی مکمل تیاری کر لی ہے' اب آپ شادی کیوں روکنا چاہتے ہیں؟۔ SI نے سمجھایا کہ" بچوں کی شادی کرنا ایک جرم ہے۔ اور کم عمر بچوں کی شادی کی ترغیب دینا بھی ایک جرم ہے۔ دلہا اور دلہن کے والدین کو سمجھانے کے بعد وہ رضا مند ہو گئے اور انہوں نے شادی کو منسوخ کر دیا اور اب کویتا کو پابندی سے اسکول بھیج رہے ہیں۔

☆ بعض دفعہ 15 سال سے کم عمر بچوں کی شادیاں ان کی رضا مندی کے بغیر کی جاتی ہیں۔ ہم ان شادیوں کی روک تھام کیسے کر سکتے ہیں۔ کون ہماری مدد کرے گا؟

بچوں کی شادیوں کے تدراک کے لئے ضلع کی سطح پر کلکٹر، ڈیویژن سطح پر RDO، منڈل سطح پر تحصیلدار یا ICDS اور گاؤں کی سطح پر گرام پنچایت کے سکریٹری ذمہ دار ہوتے ہیں۔ بچوں کی شادی ہونے پر کوئی بھی شہری ان عہدیداروں کو شکایت یا اطلاع دے سکتا ہے۔ بعض دفعہ عدالت مستند اطلاعات پر فوراً ازخود اقدام (Suo-motu) کرتے ہوئے بچوں کی شادی کرنے والوں کو سزا دے سکتی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

کم عمر کی شادی یا گھریلو تشدد اور کسی بھی قسم کی ہراسانی ہونے پر مدد حاصل کرنے کے لئے ٹول فری نمبر بھومیکا ہیلپ لائن 2908 425 1800 پر فون کریں۔ بچوں کی شادی روکنے کے لئے تحصلیدار اور گاؤں کے سکریٹری کو دوست' رشتہ دار' پڑوسی' اساتذہ اطلاع دے سکتے ہیں۔

SCERT TELANGANA

The Immoral Trafficking (prevention) Act 1956 and amendment 2006

لڑکیوں اور خواتین کو نوکریوں کی فراہمی، تابناک مستقبل، سینما میں کرداروں کی پیشکش وغیرہ کا جھانسہ دے کر شہروں اور قصبات میں منتقل کیا جاتا ہے۔اور انہیں عصمت فروشی کے لئے فروخت کیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ انہیں جبری طور پر راضی کرنے کے لئے مارا جاتا ہے اور جسمانی اذیتیں دی جاتی ہیں۔

عصمت فروشی کے لئے انکی غیر قانونی تجارت اور فروخت کرنا یا اس کی حوصلہ افزائی کرنا ایک قابل سزا جرم ہے۔اگر وہ اپنی مرضی سے بھی آئے تب بھی یہ جرم سمجھا جائے گا۔

مختلف قسم کی غیر قانونی خرید و فروخت کی شکلیں:

1۔ جنسی حملے

a۔ جبری عصمت فروشی　　b۔ سماجی اور مذہبی عصمت فروشی

c۔ غیر اخلاقی مواد کا پڑھنا اور فحش تصاویر کا نظارہ کرنا

2۔ غیر قانونی سرگرمیاں

a) خریدے ہوئے بچوں کو ایذاء رسانی دیتے ہوئے بھیک مانگنے پر مجبور کرنا قانونی جرم ہے۔بعض دفعہ بچوں کے جسمانی اعضاء علحدہ کرکے انہیں معذور بنادیا جاتا ہے۔پھر انہیں بھکاری بنادیا جاتا ہے۔

b) جسمانی اعضاء کو نکالنا اور اعضاء کی تجارت کرنا

c) خریدے ہوئے بچوں سے نشہ ور اشیاء کو فروخت کروانا

3۔ مزدوری

a) ویٹی(Vetti): نامناسب اجرت کو ادا کرکے کام لینا، تغذیہ بخش غذا اور کپڑوں کو مہیا نہ کرنا، ان سے غیر انسانی سلوک کرنا

b) گھریلو مزدور: کپڑے دھونا، نامناسب اجرتوں پر گھروں پر کام کرنا، برتن دھونا، صفائی کرنا اور پڑوسیوں کے کام کرنا

c) زرعی مزدور: زراعتی کاموں میں شامل کرنا اور زیادہ جسمانی کام کے لئے استحصال کرنا

d) تعمیری کام: برائے نام اجرت اور نامناسب غذا کے ساتھ مزدوروں کو عمارتوں، سڑکوں وغیرہ کی تعمیرات میں شامل کرنا وغیرہ

☆ ایذا پسندانہ تفریح

a) بچوں کو اونٹوں پر باندھنا اور تماشے کے لئے دوڑ کروانا

b) بغیر رضامندی کے شادی کرنا اور گود لینا

عام طور پر لوگ ناانصافی اور تشدد کو برداشت کرتے ہیں اور موزوں عہدیداروں کو اس کی اطلاع نہیں دیتے ہیں یا تشدد اور پریشانیوں سے بچنے کے لئے قانون کی مدد نہیں لیتے حالانکہ ایسے حالات میں متاثرین کو چاہیئے کہ مقامی پولیس اسٹیشن یا NGO کو حفاظت اور نگہداشت

SCERT TELANGANA

کے لئے اطلاع دیں۔

جبراً عصمت فروشی ایک جرم ہے ایسے عصمت فروش سیکس ورکر کہلاتے ہیں۔سیکس ورکر کے لئے بھی قوانین دستور میں ہیں۔تفتیش کے نام پر پولیس کوکوئی اختیار نہیں ہے کہ وہ انہیں مارے یا سزا دے۔سیکس ورکر کے ساتھ (قحبہ خانہ brothel) چلانے والوں کوبھی دو تا تین سال قیداور 10 ہزارروپیئے تک جرمانہ عائدکیا جاسکتا ہے۔اس کام کے لئے گھر یا کمرہ کواستعمال میں لانا یا کرایہ پر دینا بھی جرم ہے۔

کسی کوجنسی تعلق قائم کرنے کے لیے مجبور کرنا بھی قابل سزا جرم ہے۔

متاثرین کی کوبچانے اورضروری طبی علاج کی فراہمی کے بعد انہیں مجسٹریٹ کے سامنے پیش کرنا چاہیئے۔ پوچھ تاچھ خواتین پولیس عہدیداروں یا غیر حکومتی تنظیموں (NGOs) کے اراکین کر سکتے ہیں اورضروری اقدامات لے سکتے ہیں۔اگر متاثرین بچے ہوتب انہیں بالا سدن روانہ کرنا چاہیئے۔استحصال بالجبر سے رہائی پانے والے شخص کو متعلقہ حکومت مکمل تحفظ اورنگرانی فراہم کرے۔استحصال بالجبر سے چھٹکارا پانے والے افراد بچے ہوتب انہیں بچوں کی حفاظتی ہوم میں رہائش مہیا کی جاسکتی ہے جہاں پران کی تعلیم غذااورصحت کا خاص خیال رکھنا چاہیئے

غیر اخلاقی تجارت کے لئے سزا سات سال قید بامشقت سے لے کرعمر قید ہوتی ہے۔اورساتھ ساتھ جرمانہ عائدکیا جاتا ہے۔ضرورت لاحق ہونے پر پولیس عہدیدار کوبغیر وارنٹ کے کیس کی تفتیش کرنی چاہیئے اورضروری تفصیلات اکٹھا کرنی چاہیئے اورملزم کوسزا دلانا چاہیے۔

قانون برائے جہیز کی ممانعت 1961:

اگر کوئی شخص جہیز دیتا ہو یالیتا ہو یا اس کی حوصلہ افزائی کرتا ہو اس کو کم از کم پانچ سال کی جیل کی سزا اور 15 ہزار سے زائد جرمانہ ہوسکتا ہے۔

یہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ شادی کے بعد دلہن کو ہراساں کیا جاتا ہے اورتوہین کی جاتی ہے اور مارا جاتا ہے۔ جو بعض وقت موت یا خودکشی کا باعث ہوتا ہے اس قسم کے تمام جرائم کا احاطہ اس ایکٹ میں کیا گیا ہے۔والدین شادی میں اشیاء اور دیگر چیزیں فراہم کر سکتے ہیں لیکن یہ اشیاء قانون کے مطابق ہونی چاہیئے۔

1۔ تحائف کی فہرست تیار کرنا

2۔ تحائف کا مطالبہ نہیں کیا جاسکتا

3۔ جو تحائف دیے جارہے ہیں وہ ان کے تہذیبی اصولوں اورتمدن کے مطابق ہونے چاہیے۔تحائف کی قدر والدین کے معاشی رتبہ سے زائد نہیں ہونی چاہیئے اور یہ خاندان کے لئے بوجھ کا باعث نہ بنے۔

کیا آپ نے اپنے محلے میں کبھی جہیز کے لئے کسی عورت کو ہراساں کیے جاتے ہوئے دیکھا۔ انہیں کس طرح ہراساں کیا جاتا ہے۔آپ اس سے روکنے کے لئے کیا مشورہ دیں گے کون اس کا ذمہ دار ہوگا؟

SCERT TELANGANA

جب اس طریقے کا تشدد رونما ہو تب متاثرہ خود یا اس کے والد، بھائی اور رشتہ دار مقامی پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرواسکتے ہیں۔

گھریلو تشدد سے عورتوں کی حفاظت

ہمارے دستور نے تمام شہریوں کو باوقار زندگی گذارنے کا حق عطا کیا ہے۔ عورتیں بھی ملک کی شہری ہیں۔ باوقار زندگی کا مطلب عورتوں کو ہراساں، بے عزت اور شرمسار نہیں کیا جانا چاہیئے۔ عورتوں کے کام کی عزت کی کرنی چاہیئے۔ اور ایسا ماحول پیدا کرنا چاہیئے جس سے عورتیں اپنے حقوق سے لطف اندوز ہو پائیں۔ خواتین مساویانہ حقوق سے محفوظ نہیں ہورہی ہیں اور بعض سرگرمیاں و برتاؤ جوان کے اقدار اور عزت نفس کو مجروح کرتے ہیں ان کی شروعات خاندان سے ہوتی ہے۔ خواتین کے وقار کو کچلنے کے لئے تشدد افعال خاندانوں میں رونما ہورہے ہیں۔ خواتین کی ترقی کے لئے ایسی سرگرمیاں تباہ کن ہیں۔

ان سرگرمیوں کا دائرہ کار مختلف ہوتا ہے۔ اور یہ عالمی سطح پر خواتین کی ترقی ایک بڑا چیلنج ہے۔ پچھلے دو دہوں میں رونما ہوئے خواتین کی تحریکات کے مطابق گھریلو تشدد انفرادی طور پر یا خاندانوں تک محدود نہیں ہوتا ہے بلکہ اس کے پس پردہ مخصوص سیاست ہوتی ہے۔ خواتین کے مظاہرے اور تحریکات کے بعد مختلف مخصوص قوانین وضع کیے گئے ہیں۔ ان قوانین پر نیک جذبے اور سنجیدگی کے ساتھ عمل آوری نہیں ہورہی ہے خواتین کے قوانین کو نافذ کرنے والے عملے جیسے پولیس اور دیگر مددگار انجمنوں کی موثر نگرانی کرتے ہوئے ان میں حساسیت اور شعور بیدار کرنا چاہیئے۔

قومی اور بین الاقوامی حکومتوں نے خواتین پر تشدد کے تدارک کے خصوصی اعلان نامے اور قراردادیں منظور کی ہیں جبکہ خاندان اور سماج میں ہر تشدد واقعات ہورہے ہیں۔ اس اعلان نامے میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ حکومتی خواتین کی ترقی کے اقدامات کریں۔ ہندوستانی حکومتیں اس اعلان نامے پر دستخط کرتے ہوئے تسلیم کرنے والے ملکوں میں شامل ہوگئی۔

☆ کبھی کبھار ہونے والے گھریلو تشدد کے واقعات آہستہ آہستہ ایک بری عادت بن رہی ہے۔ تشدد مزید تشدد کو بڑھا وا دیتا ہے۔ اس کی روک تھام ہم کیسے کرتے ہیں؟ اور کون ہماری مدد کرے گا؟

اہم قراردادیں:

☆ حکومت کو شادی کے معاملات اور خاندانی تعلقات میں امتیاز کے خاتمہ کے لئے موثر اقدامات کرنے چاہیے۔

☆ مرد و خواتین کو خاندانی جائیداد اور اس کے انتظامات کے معاملات میں مساوی حقوق رکھنا چاہیے۔

Beijing کے اعلان نامہ اور لائحہ عمل میں حسب ذیل امور پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔

☆ خواتین پر تشدد مردوں کے مقابلے میں خواتین کا رتبہ کم ہونے کا ایک سبب ہے۔ زیادہ تر خواتین اور لڑکیاں خاندانوں اور گھریلو ماحول میں تشدد کا سامنا کرتی ہیں۔ اور یہ امور بیرونی طور پر ظاہر نہیں کیے جاتے ہیں۔ گھریلو تشدد کی نشاندہی کرنا بہت ہی مشکل کام ہے۔

☆ حکومت کو چاہیے کہ وہ تشدد کی نشاندہی کے لئے مناسب اقدامات کرے متاثرین کی حفاظت کا انتظام کرے اور مجرموں کو سزائیں دے۔

SCERT TELANGANA

☆ تمام قانونی اور عدالتی نظام تک گھریلو تشدد سے متاثرین کی رسائی کو ممکن بنائیں ایسی معلومات جو کہ حفاظتی اقدامات اور قانونی امداد کے متعلق ہوں انہیں عوام تک پہونچائے۔

لاکھوں خواتین اور بچے گھریلو تشدد سے زخمی ہو کر علاج کرواتے ہیں لیکن ان میں سے اکثریت ان باتوں کا اظہار نہیں کرتی اور یہ عالمی سطح پر تمام اقوام، نسلوں اور مذاہب میں پھیلا ہوا ہے۔ اب تک بھی یہ تصور کیا جاتا ہے کہ ان کا تعلق گھریلو معاملات سے ہے جو چار دیواری میں انجام پاتے ہیں۔

گھریلو تشدد۔ غلط تصورات اور حقائق

غلط تصور: والدین اپنے بچوں کو سزا دیتے ہیں اور اس کو کوئی بڑا مسئلہ تصور نہیں کرتے ہیں۔

حقیقت: گھریلو تشدد بتدریج شروع ہوتا ہے اور اگر اس کی مخالفت نہ کی جائے تب یہ روزمرہ کی عادت بن جاتا ہے۔ بعض دفعہ متاثرین علاج کے لئے دواخانوں میں شریک ہوتے ہیں اور اپنی زندگی کھو دیتے ہیں۔ اور ان کے وقار اور خود اعتمادی کو پارہ پارہ کر دیتے ہیں۔

غلط تصور: الکوہل کے استعمال کا عادی ہونے کو گھریلو تشدد کا اہم سبب مانا جاتا ہے۔

حقیقت: صرف الکوہل کا استعمال ہی گھریلو تشدد کا اہم سبب نہیں ہوتا ہے بلکہ اعداد و شمار کے مطابق 40 فیصد مرد اپنی بیویوں کو بغیر شراب نوشی کے مارتے ہیں۔

غلط تصور: خواتین کو بچوں کی خاطر تشدد کو برداشت کرنا چاہیے۔

حقیقت: تشدد مزید تشدد کی جانب مائل کرتا ہے۔ بچے تشدد کے ماحول میں نشوونما پا کر مستقبل میں تشدد پسند بن سکتے ہیں۔

غلط تصور: گھریلو تشدد سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔

حقیقت: تشدد سے عاری ماحول کا پایا جانا ہر عورت کا پیدائشی حق ہے۔ خواتین کے لئے حفاظتی قوانین موجود ہیں اور ہر فرد کو ان سے مدد لینی چاہیے۔

گھریلو تشدد کی قسمیں

☆ جنسی استحصال: (فحش فلموں کا نظارہ کرنا، فحش فلمیں بنانا)

☆ جسمانی استحصال: (ایسا فعل جس سے جسم کو ضرر پہونچے، مارنا اور اذیتیں دینا)

☆ زبانی اور جذباتی استحصال: (شرمسار کرنا، توہین آمیز کلمات سے مخاطب کرنا، یا مذاق اڑانا، گفتگو ترک کرنا اور نظر انداز کرنا)

☆ ذہنی استحصال یا اذیتیں (ضرر پہونچانے کی دھمکی دینا، لڑکیوں کو تعلیم حاصل کرنے سے روکنا، نوکری کرنے سے روکنا یا اس فرد سے جبری شادی کرنا جس کو وہ پسند نہیں کرتی ہوں)

☆ معاشی استحصال: (معاشی یا مالی وسائل سے محروم کرنا، عورتوں کی دولت کا استعمال کرنا، ان کی جائیداد کو فروخت کر دینا)

کس سے شکایت کریں:

گھریلو تشدد سے متاثرین اپنی شکایت پولیس عہدیداروں یا عدالتی اتھاریٹی جیسے کہ فرسٹ کلاس مجسٹریٹ سے شخصی طور پر، فون پر یا ای میل پر درج کرواسکتے ہیں۔ جب اس قسم کا تشدد انجام پاچکا ہو یا ہو رہا ہو یا پھر ہونے والا ہو تب بھی شکایتیں درج کروائی جاسکتی ہیں۔ اگر متاثرہ زخمی ہو تب اسے علاج کے لئے روانہ کیا جاتا ہے۔ اور طبی رپورٹ پولیس اسٹیشن اور مجسٹریٹ کو پیش کی جاتی ہے۔

SCERT TELANGANA

جنسی حملے اور ہراسانی

حال ہی میں مرکزی حکومت نے جنسی حملے اور چھیڑ چھاڑ کے تدارک کے لئے سفارشات پیش کرنے کے لئے جسٹس ورما کمیٹی کا تقرر کیا ہے۔اس کمیٹی کی سفارشات کو پیش نظر رکھتے ہوئے عزت آب صدر جمہوریہ ہند نے 2 فروری 2013ء کو آرڈیننس (حکم نامہ) جاری کیا۔ اس ضمن میں مرکزی حکومت نے''فوجداری ترمیمی قانون۔2013 (نربھئے ایکٹ) منظور کیا۔ یہ قانون 3/اپریل 2013ء سے نافذ العمل ہے۔اس آرڈیننس کے اہم خصوصیات یہ ہیں۔

- ☆ کم از کم 20 سال کی سزا
- ☆ متاثرین کی شکایات کے اندراج کے لئے محکمہ پولیس میں خواتین کے تقررات
- ☆ یہ ضروری نہیں ہے کہ متاثرہ شخصی طور پر پولیس عہدیداروں کے سامنے پیش ہوں۔
- ☆ خواتین پر ایسڈ سے حملہ کرتے وقت جدوجہد کے دوران مجرم مارا جائے تو بھی خاتون کو سزا نہیں ہوگی
- ☆ متاثرہ کی درخواست پر شکایت اور مقدمہ کے وقت ویڈیو گرافی کی گنجائش موجود ہے۔

لوک عدالت:

لوک عدالت کا مطلب عوام کی عدالت ہے قانون کے نزدیک تمام افراد مساوی ہیں۔ہندوستانی دستور کی دفعہ 39-A میں لوک عدالت کے ذریعے تنازعات کے تصفیہ کے لئے مختلف گنجائشات رکھے گئے ہیں۔یہ ایسا قانون ہے جو سماج کے کمزور طبقوں کو مفت اور مناسب قانونی امداد مہیا کرنے کے لئے عہدیداروں کو نامزد کرتا ہے۔اس کو یقینی بنانا چاہیئے کہ کوئی شہری کو معاشی یا دیگر کمزوری کے سبب انصاف کے حصول کے مواقع سے محروم یا انکار نہ کر دیا جائے۔مساوی مواقع کی بنیاد پر انصاف کو پروان چڑھانے کے لئے لوک عدالت منظّم کیا جاتا ہے۔

حسب بالا کے علاوہ مزید ایک قانون تدوین کیا گیا ہے جسے''عدالتی خدمات کی اتھاریٹی کے قانون'' سے موسوم کیا گیا ہے یہ ایک مرکزی قانون ہے۔ریاستی حکومت اور ہائیکورٹ مشترکہ طور پر اس قانون کے مطابق خصوصی اصول مدون کرتے ہیں۔

کون قانونی وعدالتی مدد کے حقدار ہیں۔

- ☆ ایسے شہری جن کا تعلق درج فہرست طبقات اور قبائل سے ہوں۔
- ☆ غیر اخلاقی انسانی تجارت کے متاثرین، گداگر، خواتین، بچے ذہنی اور جسمانی معذورین
- ☆ قدرتی آفات کے متاثرین، زرعی اور صنعتی مزدور، گھریلو تشدد کے متاثرین اور ذات پات کے تشدد سے متاثر افراد
- ☆ ایسے شہری جن کی سالانہ آمدنی 50 ہزار سے کم ہوں۔

کوئی شخص امداد حاصل کرنے کے لئے ڈسٹرک عدالت میں عدالتی خدمات اتھاریٹی سے یا ہائیکورٹ میں عرضی داخل کرسکتا ہے ذیل میں دیئے گئے پتوں پر:

1. Secretary
District Judicial Services Autority
District Court Premises

2. Member Secretary
State Judicial Services Authority
High Court Premises, Hyd. 500066

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لئے ہے 2020-21
SCERT TELANGANA

عدالتی مدد کے طریقے:

☆ ایڈوکیٹ بغیر کسی فیس کے مشورے دیتا ہے۔
☆ مقدمات کی تصدیق کے بعد ضرورت پڑنے پر شکایت گذار کے لئے وکیل کا تقرر کیا جاتا ہے۔ اور مقدمات عدالت میں پیش کئے جاتے ہیں۔
☆ حکومت عدالتی اخراجات اور فیس برداشت کرتی ہے،
☆ عرضی داخل کرنے والے کو مفت میں ہی مقدمہ کے فیصلے کی زیراکس کاپی مہیا کی جائے گی۔

انسانی حقوق سے لطف اندوز ہونے اور ان قوانین پر موثر عمل آوری کے لئے معلومات کی آگہی اور شعور کا ہونا ضروری ہے۔ تب ہی انسانی حقوق کے تجویز کردہ قوانین کے مقاصد تکمیل پائیں گے اور ہر کوئی باعزت اور پُر وقار زندگی بسر کر سکے گا

کلیدی الفاظ

1۔ جہیز 2۔ گھریلو تشدد 3۔ لوک عدالت 4۔ جنسی حملے 5۔ جبری عصمت فروشی

اپنے اکتساب کو بڑھائیے۔

1۔ بچوں کی شادیوں کے نقصانات کیا ہیں؟
2۔ کیوں گھریلو تشدد عام ہو چکا ہے اس کی کون کون سی صورتیں ہوتی ہیں؟ اس کے وجوہات کی نشاندہی کیجئے؟
3۔ آپ لڑکیوں اور خواتین کے مختلف مسائل کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ کیا آپ نے اس میں سے کسی ایک مسئلہ کا اپنے علاقے میں مشاہدہ کیا ہے؟ اگر کیا ہے تو ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟
4۔ حکومت کی جانب سے مختلف قوانین وضع کئے جاتے ہیں؟ اس پر موثر عمل آوری کے لئے آپ کیا تجاویز پیش کرینگے؟
5۔ عورتوں کو درپیش مسائل پر ایک مضمون لکھیے؟
6۔ فرض کیجئے کہ آپ تحصیلدار ہیں۔ آپ کس طرح بچوں کی شادیوں کی روک تھام کریں گے۔ بیان کیجئے؟
7۔ خواتین کو درپیش مسائل کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کے لیے ایک ورقیہ تیار کیجیے۔
8۔ صفحہ 260 پر ''جنسی حملے اور ہراسانی'' کے بارے میں پیراگراف پڑھ کر اظہار خیال کیجیے۔

بحث ومباحثہ:

1. کیا آپ نے کبھی 18 سال سے کم عمر لڑکیوں اور 21 سال سے کم عمر لڑکوں کی شادیاں ہوتے ہوئے دیکھا ہے؟ اپنے علاقے میں رونما ہونے والے ایسے واقعات پر مباحثہ کیجیے۔ کیا آپ بچپن کی شادیوں کی تائید کریں گے؟ کیوں؟ کیوں نہیں؟ / کیوں نہیں؟ احتیاطی تدابیر وضاحت کیجیے۔
2. گھریلو تشدد کے مختلف طریقے کونسے ہیں؟ چند واقعات کے متعلق کمرہ جماعت میں بحث کیجیے۔ گھریلو تشدد کے اثرات خاندان اور سماج پر کس طرح مرتب ہوتے ہیں اور گھریلو تشدد کو کس طرح روکا جا سکتا ہے؟
3. شراب نوشی آج کے دور کی عادت بن چکی ہے؟ کئی لوگ شراب کے عادی ہو چکے ہیں؟ ایسے افراد کے خاندانی حالات پر مباحثہ کیجیے۔ بچوں اور دیگر افراد کو یہ کیسے متاثر کرتی ہے؟ اگر آپ ایسے خاندان کا حصہ ہوں تو آپ کیا کریں گے؟

منصوبائی کام

حکومت غریبوں کو عدالتی مدد کے لئے کونسے سہولیات فراہم کرتی ہے؟ ایک وکیل سے رجوع ہو کر معلومات حاصل کیجیے۔

SCERT TELANGANA